حج و اتحاد اسلامی

مولانا سید محمد جابر جوراسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جَعَلَ اللّٰہُ الۡکَعۡبَۃَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ قِیٰماً لِّلنَّاسِ ....[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو اس کا محترم گھر ہے لوگوں کیلئے جائے قیام قرار دیا۔

اس آیۂ کریمہ میں جو اجتماعی پہلو ہے وہ ظاہر ہے۔ گویا یہ مقدس جگہ اجتماعی استفادہ کا مرکز ہے۔

ایام ہفتہ میں جمعہ کو اجتماعی پہلو ہی کی وجہ سے ''جمعہ'' کہتے ہیں اور اگر یوم حج جمعہ کے دن ہو تو وہ ''حج اکبر'' ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖۤ اِلَی النَّاسِ یَوۡمَ الۡحَجِّ الۡاَکۡبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ رَسُوۡلُہٗ [2]

(ترجمہ) اللہ و رسولؐ کی طرف سے یوم حج اکبر لوگوں کی طرف اعلان عام کیا جاتا ہے کہ اللہ و رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔

نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ دیکھو! اگر تم خدا و رسولؐ والے ہو تو مشرکین سے کنارہ کش رہنا اور ان سے خلط ملط نہ رکھنا!

اگر ایک طرف یہ مقام برأت مشرکین کا مرکز ہے تو دوسری جانب یہ جائے امن ہے۔

وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ آمِناً [3] اور جو اس گھر میں داخل ہوا داخل امن ہو گیا۔

جب اس جگہ اہل اسلام جمع ہو جائیں تو ہر طرح کی تفریق اور بھید بھاؤ کو مٹا دیں اور جنگ و جدال سے اپنا منہ موڑ لیں۔

اَلۡحَجُّ اَشۡھُرٌ مَّعۡلُوۡمَاتٌ فَمَنۡ فَرَضَ فِیۡھِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِیۡ الۡحَجِّ [4]

(ترجمہ) حج کے مہینے تو سب کو معلوم ہو چکے ہیں جو شخص ان مہینوں میں خود پر حج کو لازم کرلے تو (احرام باندھنے سے لے کر آخر حج تک) نہ وہ عورت کے نزدیک جائے نہ کوئی گناہ

کرے اور نہ جنگ و جدال کرے۔

اسلام بنیادی طور سے صلح و سلامتی کا مذہب ہے جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ یہ جنگ و جدال اور خونریزی کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام میں جو جنگیں ہوئیں وہ دفاع میں ہوئیں ورنہ جنگ کے مقابلہ میں امن کو اس نے ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ اور آپس کیلئے تو اس کی باقاعدہ تاکید ہے کہ باہم لڑائی جھگڑے سے بچو یہ خود تمہارے لئے بھی انتہائی نقصان دہ ہے۔ ارشاد رب العزت ہے:

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتفشلُوْا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَالصِّبِرُوا (ط) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔ ۵؎

(ترجمہ) اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور باہم جھگڑا نہ کرو ورنہ تم ہمت ہار بیٹھو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صابرین کے ساتھ ہے۔

آپس میں لڑائی جھگڑے کے برعکس باہمی بھائی چارہ کا حکم ہے۔ مدینہ کے دو بڑے قبیلے اوس وخزرج معمولی سی بات پر صدیوں تک ایک دوسرے کے دشمن رہے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں صلح کرادی جب شیطان کے اشارے پر ایک مفسد شخص کے ذریعہ اس اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی تو ارشاد رب العزت ہوا۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّ لَا تَفَرَّقُوْا !وَاذْکُرُوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَاناً وَکُنْتُمْ عَلیٰ شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِنْھَا (ط) کَذَالِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ آیَاتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۝ ۶؎

(ترجمہ) سب کے سب مل کر ریسمان الٰہی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ کا شکار نہ ہو خود پر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اس نے تمہارے دلوں میں تالیف پیدا کی اور اس کی نعمت سے تم باہم بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تھے اور اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ اس طرح واضح طور پر تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت یافتہ بن جاؤ۔

مذکورہ آیت کریمہ سے چند باتیں ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ تفرقہ پردازی غیر اسلامی فعل ہے الٰہی نعمت ہے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا۔ عداوت و دشمنی مثل آگ کے ہے اور خداوند عالم نے تالیف قلب کے ذریعہ مذکورہ آگ سے بچایا ہے اور بھائی چارہ روشن آیات الٰہیہ میں سے ہے۔

صلح وصفائی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

وَاِنۡ طَائِفَتَانِ مِنَ الۡمُؤمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا فَاِنۡ م بَغَتۡ اِحۡدَاهُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡءَ اِلٰی اَمۡرِ اللّٰهِ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا ! بَیۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا (ط) اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ۔ اِنَّمَا الۡمُؤمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ (ج) وَاتَّقُوۡا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ○ ۷؎

(ترجمہ) اور اگر مومنین مین سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں باہم صلح کروا دو اور اگر ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف بغاوت پر اتر آئے تو تم اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکم الٰہی (صلح) کی طرف پلٹ آئے پھر جب وہ اس جانب متوجہ ہوجائے تو وہ دونوں میں برابری کی بنیاد پر صلح کرادو اور انصاف سے کام لو یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مومنین باہم بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان تم صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

آپس میں ناچاقی کا ایک سبب پھبتی کسنا اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا بھی ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا آیت کے فوراً بعد ارشاد الٰہی ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰی اَنۡ یَّکُوۡنُوا خَیۡراً مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَاءٌ مِّنۡ نِسَاءٍ عَسٰی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡراً مِّنۡهُنَّ وَ لَا تَلۡمِزُوۡا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ (ط) بِئۡسَ الۡاِسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ وَ مَنۡ لَمۡ یَتُبۡ فَاُوۡلٰئِکَ هُمُ الظَّالِمُوۡنَ ○ ۸؎

(ترجمہ) اے اہل ایمان تم میں سے کسی قوم کا کوئی (مرد) دوسری قوم کے (مردوں) کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ اللہ کے نزدیک وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر (پھبتی کسیں) کیا عجب کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ تم ایک دوسرے پر طعن وتشنیع نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو اور ایمان لانے کے بعد بدکاری کا نام ہی برا ہے اور جو لوگ باز نہ آئیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

کینہ پیدا ہونے اور دشمنی کی داغ بیل پڑنے میں ایک دوسرے کی غیبت کرنے کا بڑا دخل ہے۔ اور اس موقع پر چغل خور آگ میں تیل ڈالنے کا کام انجام دیتے ہیں ارشاد الٰہی ہے:

یَا اَیُّهَاالَّذِیۡنَ اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا

يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً (ط) اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوْهُ (ط) وَاتَّقُوا اللّٰه (ط) اِنَّ اللّٰه تَوّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۹؎

(ترجمہ) اے اہل ایمان! بہت سی بدگمانیوں سے بچے رہو! ایک دوسرے کے رازوں کو ٹٹولتے نہ پھرو! ورنہ تم سے ایک دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم سے کوئی اس بات کو چاہے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تم اس سے کراہت کروگے۔ اور اللہ سے ڈرو! یقیناً اللہ تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

معاشرہ کا ایک خطرناک مرض خود میں احساس برتری کا پیدا ہوجانااور دوسرے کو کمتر نگاہوں سے دیکھنا ہے۔ اسلام جو مساوات کا مذہب ہے اس نے اس کج فکری پر کاری ضرب لگائی ہے۔

سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَا كُمْ مِنْ ذَكَرٍوَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنَا كُمْ شُعُوباً وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ۱۰؎

(ترجمہ) اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہیں قبیلے اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کردیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار رہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور باخبر ہے۔

حج کا موقع بہترین موقع ہے جب کالے گورے غریب امیر، عرب عجم، یہاں تک کہ لباس کے فرق کو بھی مٹادیا جاتا ہے اور ایک طرح کے لباس (احرام) میں سب ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہیں ''اللّٰهم لبّيک لا شريک لک لبّيک''

اتنی واضح ہدایات کے بعد بھی اگر امت مسلمہ اتحاد کا دامن چھوڑ دے اور تفرقہ کا شکار رہے تو گویا اس نے نہ تو اسلام کی روح کو پہچانا اور نہ حج کے رموز واسرار تک اس کی نگاہیں گئیں۔

حج کا پرشکوہ اژدہام ہر طرح کی نابرابری اور اختلاف کو ختم کرکے ''امت واحدہ'' کا منظر پیش کرتا ہے۔ یہ باہم جنگ وجدال سے منع کرتا ہے، تفوق وبرتری کے اسباب کا خاتمہ کرتا ہے اور حسن معاشرت کی دعوت دیتا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

لاَ يَعبو بمن هٰذا البيت اذالم يكن فيه تلاث خصال۔ورع يحجره عن

معاصی اللّٰہ و حلم یملک بہ غضبہ و حسن الصحابة لمن صحبه[۱۱]

(ترجمہ) جوشخص اس خانۂ الٰہی کا قصد کرے اور اس کے اندر یہ تین خصلتیں نہ پائی جاتی ہوں تو اس کی جانب کوئی توجہ نہ کی جائے گی۔

(۱) پرہیز گاری جو گناہوں سے محفوظ رکھے۔ (۲) تحمل و بردباری جو غصہ کو خیر باد کہہ دے اور (۳) اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حسن معاشرت۔

آپؐ ہی کا یہ بھی ارشاد ہے:

بنی الاسلام علیٰ خمسة اشیاءٍ علی الصلواة الزکوٰة ، والحج، والصوم والولایة [۱۲]

(ترجمہ) اسلام کی بنادیں پانچ چیزوں پر قائم ہیں۔ ۱ نماز ، ۲ زکوٰۃ ، ۳ حج ۴ روزہ، ۵ ولایت اہلبیت علیہم السلام۔

ان پانچوں میں سے ہر ایک میں اجتماعیت اور یکجہتی کا عنصر موجود ہے، نماز کا انتہائی شرف جماعت میں ہے یہ یکجہتی ومساوات کا پیغام دیتی ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا صلوٰة فی المسجد الحرام افضل من مأة الف صلوٰة فی غیرہ عن المساجد[۱۳]

(ترجمہ) مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجد وں میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

زکوٰۃ مالی نابرابری کوکم کرکے معاشرہ کے مفلوک الحال مسلمانوں کے دکھ درد میں شریک ہوکر اظہار یکجہتی کی بنیاد ہے۔ حج تو اس سلسلہ کا واحد پرشکوہ اجتماع ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک صف میں لاکھڑا کرتا ہے۔ روزہ کے ذریعہ مسلمان دوسروں کی بھوک پیاس کا احساس کرتا ہے اور خودغرضی کے چنگل سے آزاد ہوتا ہے۔ اور ولایت اہلبیتؑ کا تو کہنا ہی کیا یہ ہر عمل خیر کی جان وشان ہے۔ حضرت خاتم الانبیاء نے اپنے اہلبیتؑ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) پس اے اہل بیتؑ تم وہ اہل اللہ ہو جن کے ذریعہ نعمت تمام ہوئی انتشار

دور ہوا اور اتحاد و یکجہتی کا بول بالا ہوا۔ ۱۴؎

دختر رسولؐ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) ہم اہل بیتؑ کی اطاعت تنظیم امت کا سبب اور ہماری قیادت اتحاد کا سرچشمہ ہے۔ ۱۵؎

اگر یہ کہا جائے تو حقیقت حال کی ترجمانی ہوگی کہ اتحاد اسلام کی بنیاد ہے۔ اور دنیا بھر میں سال بھر جمعہ اور عیدین وغیرہ کے ذریعہ جو نسبتاً چھوٹے چھوٹے مظاہرے ہوتے ہیں ان سب کا نچوڑ سال میں ایک بار ہونے والا حج کا عالمی اجتماع ہے۔ جس کے بہت سے دینی و دنیاوی فائدے ہیں۔ یہ اجتماع مسلمانوں کی شوکت و بزرگی کو ظاہر کرتا ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں آج جس طرح مسلمانوں کو دبایا اور کچلا جارہا ہے۔ اس کا توڑ حج کا اجتماع ہے جہاں دنیا کے ہر گوشہ سے مسلمان جمع ہوکر اپنی ہیبت کا بھی مظاہرہ کرتے ہیں اور دنیا کے کسی گوشہ میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف اجتماعی آواز بلند کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد سے آج تک اولاً بانی انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ خمینیؒ اور اب رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای مدظلہ پیغام حج کے ذریعہ مسلمانوں کے عالمی مسائل اٹھاتے رہے ہیں اور برأت مشرکین کے فریضہ کو پرامن مظاہروں کے ذریعہ اس موقع پر ادا کیا جاتا رہا ہے اگرچہ اس راہ میں مستکبرین کے ایجنٹوں کے ہاتھوں چارسو نہتے حاجیوں نے ماضی میں اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ یہ قربانی رائیگاں نہیں جائے گی اس لئے کہ یہ کام اسلام کی سربلندی اور تقویت دین کے لئے ہوتا رہا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

لا یزال الّذین قائماً ماقامت الکعبۃ ۱۶؎

(ترجمہ) جب تک کعبہ قائم ہے دین کو زوال نہیں ہوگا۔

کعبہ پورے دنیا کے مسلمانوں کے لئے مرکز اور دل ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کعبہ کو ''بیت العتیق'' کیوں کہتے ہیں؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

لانّہ حر عتیق من النّاس و لم یملکہ احد ۱۷؎

(ترجمہ) اسے بیت العتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ آزاد و آزاد شدہ ہے اور یہ کسی ایک کی ملکیت نہیں ہے۔

حج کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ مسلمانوں کو اتحاد و یکجہتی کا سبق سکھاتا ہے اور مختلف تہذیبوں کے حامل افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیتا ہے۔ اسی لئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے تاکید فرمائی کہ:

لا تترکوا حجّ بیت ربّکم فتھلکوا ۱۸

(ترجمہ) دیکھو بیت اللہ کا حج نہ چھوڑ بیٹھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

حج کے سلسلہ میں امام کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

تو عطّل النّاس الحج لو جب علی الامام ان یجبر ھم علی الحج ان شاؤ او ان ابو لان ھذا البیت انما وضع للحج ۱۹

(ترجمہ) اگر لوگ حج کو معطل کر بیٹھیں تو امامؑ (ذمہ دار شریعت) پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو حج پر مجبور کرے عوام چاہیں یا نہ چاہیں اس لئے کہ یہ گھر حج ہی کے لئے بنایا گیا ہے۔

دشمن کو علم ہو گیا ہے کہ حج کا اجتماع مسلمانوں کو متحد رکھنے میں کتنا اہم ہے اور ان کا اتحاد دشمنان اسلام کو کتنا زک پہنچانے والا ہے۔ لہٰذا مستقبل میں اس کو معطل کرنے کی سازش ہوگی۔ اسی جانب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشارہ فرمایا ہے کہ

حجّوا قبل ان لا تحجّوا ۲۰

عالم اسلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ حج کے اجتماع سے استفادہ کرتے ہوئے باہمی اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرے۔

حوالے:

۱۔ سورۂ مائدہ، آیت ۹۷

۲۔ سورۂ توبہ، آیت ۳

۳۔ سورۂ آل عمران، آیت ۹۷

۴۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۹۷

۵۔ سورۂ انفال، آیت ۴۶

۶۔سورۂ آل عمران ،آیت ۱۰۳

۷۔سورۂ حجرات ، آیت ۱۱

۸۔سورۂ حجرات ، آیت ۱۱

۹۔سورۂ حجرات ،آیت ۱۲

۱۰۔سورۂ حجرات ، آیت ۱۳

۱۱۔خصال شیخ صدوقؒ ،جلد ا صفحہ ۹۷

۱۲۔ وسائل الشیعہ ،صفحہ ۷

۱۳۔ بحار الانوار جلد ۹۶،صفحہ ۲۴۱

۱۴۔ اصول کافی، جلد ا،صفحہ ۴۴۶

۱۵۔کشف الغمہ ،جلد ۲ ،صفحہ ۱۰۹

۱۶۔ بحار الانوار ،جلد ۹۶،صفحہ ۵۷

۱۷۔ بحار الانوار ،جلد ۹۶،صفحہ ۵۹

۱۸۔ وسائل الشیعہ ،جلد ۸،صفحہ ۱۶

۱۹۔علل الشرائع ،ص ۴۵۲

۲۰۔اصحاب امام صادقؑ ص ۲۲۴